Registered

No. L. 89

پنجاب نور افشاں لودیانہ



حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۸) مطبوعہ ۲۳ فروری سنہ ۱۹۰۰ء بروز جمعہ جلد (۲۸)

گلدستۂ اخبارات

لاہور کی کرکٹ میچوں میں لاہور نے امرتسر ٹیم کو شکست دی۔ یونیورسٹی ٹیم اور پنجاب کلب کے درمیان میچ ہوا اور لاہور یونیورسٹی ٹیم کامیاب ہوئی۔ **سر ولیم** لاکھارٹ صاحب بہادر کو اب آرام ہے۔ **کلکتہ** میں کرنل لمسڈن کی والنٹیر فوج کی آراستگی کا چندہ ایک لاکھ ۷۰ ہزار جمع ہو گیا ہے۔ **اودیپور** دربار نے حکم دیا کہ ان کی قلمرو میواڑ سے کپاس بیاور کو نہ جاوے بلکہ اسپرا کو بھیجا گیا۔ کہتے ہیں کہ یہ حکم منسوخ نہ ہوا تو بیاور تباہ ہو جائیگا جس کا مدار اسی تجارت پر ہے۔ **روپ** نرائن کا پل کھل جانے سے کلکتہ و بمبئی کے راستہ میں عنقریب ۲۰۰ میل کمی ہو جائیگی ؛ **سرحد** برما کے والوگوں نے دو برٹش افسر قتل کئے ایک افسر مجروح کیا۔ سرکشی تو کی مگر قرار واقعی سزا پاویں گے۔ میڈیکل میجر کڈل اور اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر حدبندی مسٹر مدرلینڈ قتل اور مسٹر بٹن کنسل زخمی۔ مسٹر سکاٹ کمشنر حدبندی نے بمشورہ جنرل لن کے فوج تیار کی سرکشوں کو سخت سزا دیں گے ؛ ۱۴ جنوری کو کلکتہ کے بڑے گرجہ میں والنٹیر فوج کے لئے دعا مانگی گئی۔ نہایت عمدہ نظارہ تھا۔ حضور وائسرائے لیڈی کرزن لاٹ بنگالہ لاٹ پادری بھی رونق افروز تھے۔ لاٹ پادری صاحب نے ہمت بڑھانے والے فقرے کہے۔ موثر سماں تھا۔ بازاروں میں جم غفیر تماشائی تھا۔ **مجلس** تجارت بمبئی نے سالانہ جلسہ پر شاہی جنگ کی تجویز کی مخالفت کی اور طاعونی بندشوں کو بُرا کہا ؛

چھانگہ مانگہ کے جنگل میں ایک بڑا مشہور گروہ ڈاکوؤں کا گرفتار کیا گیا۔ ڈاکو شراب پی رہے تھے۔ گرفتاری کے وقت مقابلہ سے پیش آئے آخر بندوقوں کے فیر کے زور سے قابو کئے گئے۔ **مس** گارلینڈ صاحبہ ڈیلیگیٹ لنڈن نے لاہور میں نیشنل کانگریس پر دو تقریریں کیں۔ **سرحد** چمن کی چوکی پر ۲ پٹھان قید تھے حوالات توڑ کر سرحد عبور کر کے افغانستان کو رفوچکر ہوئے۔ **مدراس** میں ہندو منافع تعلیم کا مسودہ قانون پاس ہوا۔ اس پر مخالفت کا فیلنگ عام ہو رہا ہے ؛ **کلکتہ** میں چندہ جنگ ٹرنسوال کی مجموعی تعداد ۲ لاکھ ۷۶ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ **کہتے** ہیں کہ آسام کے مزدوروں کا مسودہ قانون آیندہ موسم سرما تک پاس نہ کیا جاویگا ؛ **دہلی** کے تاجران کرم الہی محمد شفیع نے افواج جنوبی افریقہ کے لئے ایک ہزار ٹن کوکوا نذر کئے ہیں۔ آفرین باد بریں ہمت مردانہ تو۔ **چھاونی** سکندر آباد میں ترملگری میں کپتان سمائتہ کی کوٹھی پر ۹ مسلح ڈاکو پٹھان حملہ آور ہوئے چوکیدار نے ایک کو بندوق سے قتل کیا اور خود زخمی ہوا۔ صاحب بہادر باہر تھے۔ ڈاکو بھاگ گئے۔ اسی گروہ نے ماون پیلی میں ایک ساہوکار کے یہاں ڈاکہ مارا۔ برٹش چھاونی میں یہ پہلی واردات ڈاکہ کی ہے۔ **ہندوستان** کے قحط کا چندہ منشن ہوس لندن میں ۵۰۳ ہزار پونڈ تک پہنچ گیا ؛ **۱۶ جنوری** کو حضور وائسرائے نے ٹون ہال کلکتہ میں قحط ہند پر دلکش تقریر فرمائی۔ بخوبی ثابت کیا کہ موجودہ قحط بہت سخت ہے۔ حضور قیصرۂ ہند نے علاوہ مربی ہونے کے ۱۵ ہزار دیا۔ حضور وائسرائے نے ۱۰ ہزار لیڈی کرزن نے **ایک** ہزار

مہاراجہ دربھنگا نے ڈیڑھ لاکھ دیا۔ مہاراجہ متھوا نے ایک لاکھ۔ سٹیم نیویگیشن کمپنی نے ۸۰ ہزار۔ میکنزی کمپنی ۸۰ ہزار۔ نواب ڈھاکہ ۵۰ ہزار۔ مہاراجہ بردوان دس ہزار۔ ریلی برادرز ۳۰ ہزار۔ کئی یورپین کمپنیوں نے ۵۔۵ ہزار دیا۔ غرضکہ کل ۵ لاکھ ہوا ہے۔ حضور وائسرائے نے فرمایا کہ تقسیم امداد میں دیسی ریاستوں کا بھی حصہ تسلیم کیا جاویگا۔ **حضور** لارڈ نارتھ کوٹ جدید گورنر بمبئی مع لیڈی صاحبہ ۱۲ جنوری کو رونق افروز بمبئی ہو گئے۔ **لارڈ** سینڈ رسٹ صاحب ۱۶ کو جہاز دیگر اسی روز بعد دوپہر بمبئی سے روانہ وطن ہو گئے۔ **رنگون** میں سررشتہ آرڈننس کی ایک کشتی جل گئی ملاحوں سے ۹ جل گئے اور ۳ کا پتہ نہیں۔ **حضور** قیصرۂ ہند دامت اقبالہا نے لارڈ نارتھ کوٹ جدید گورنر بمبئی کو جے۔ سی۔ ایس۔ آئی کا خطاب عطا کیا۔ **پنجاب** گورنمنٹ نے حکم دیا کہ ہیضہ وغیرہ ساری بیماریوں پر ایک مختصر کتاب رعایا میں **تقسیم** کی جاوے۔ **ہندوستان** سے جو فوجی افسر گھوڑے لیکر جنوبی افریقہ کو گئے تھے وہ بھی خاص کاموں کے لئے وہیں رکھ لئے گئے۔ **بعض** تربیت یافتہ لیڈیوں نے بطور نرسوں کے جنوبی افریقہ جانے کی خواہش ظاہر کی۔ غور ہو رہا ہے۔ **وادی** توچی میں ۱۱ تاریخ کو ۴۰ لٹیروں نے موضع میران شاہ پر حملہ کیا اور بھاگ گئے ۴ دیہاتیوں کو قتل ۵ کو مجروح کر گئے۔ فوج رسالہ نے تعاقب کیا لیکن کامیاب نہ ہو سکی۔ **پشاور** ریلوے کے سٹیشن راولپنڈی ۳۰ کی رات کو ڈاکہ پڑا سینہ زوری سے سب کچھ لے گئے مکان کا دروازہ توڑ کر اندر گھسے تھے۔ پولیس نے ایک ملزم کو پکڑا ہے جس کو سٹیشن ماسٹر نے شناخت کیا ہے ؛

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای۔ایم۔ویری صاحب۔ڈی۔ڈی۔ایڈیٹر
پادری این۔پی داس تھا۔پنڈت رامانند تھا۔انورنشی عالم۔اسسٹنٹ ایڈیٹر
پادری ایچ گولکناتھ صاحب۔پادری غلام مسیح صاحب ⎫ ایڈیٹوریل
پادری طالب الدین تحصیلی تھا۔پادری پی سی اوپل صاحب ⎬
پادری جی ایل ٹھاکرداس تھا۔پادری جیل سنگھ صاحب ⎪
پادری بی بی رام صاحب۔پادری کیدار ناتھ صاحب بنت ⎭ کارسپانڈنٹس

جنگ ٹرنسوال۔۱۲ جنوری کو رنسبرگ میں بوروں کے ساتھ سخت جنگ ہوئی۔یہہ جنگ سخت خونخوار تھی۔طرفین کا بھاری نقصان ہوا۔کرنل کوننگھم اس لڑائی میں قتل ہوگئے علاوہ اس کے اور بھی بھاری نقصان ہوا۔جنرل بولر فرماتے ہیں کہ سپرنگ فیلڈ پر بھی مقابلہ ہوا۔بوروں نے ایک سکواڈرن رسالہ پر سخت آگ برسائی جس پر وہ ہٹ آیا کپتان۔ڈی۔ایچ۔رسل اور ۵ سپاہی زخمی ہوئے۔اور لفٹنٹ ملکنگٹن اور ۶ سپاہی قید ہوئے۔اور لارڈ ڈنڈانلڈ نے اس بلند زمین کی دیکھ بھال کی جہاں آنے کی دشمن کو عادت پڑی ہوئی تھی۔یہاں بھی بوروں سے مقابلہ ہو پڑا اور واپس ہٹنے کے وقت بوروں کی باڑھ سے ۶ آدمی زخمی ہوئے۔اسی عرصہ میں کئی جگہہ پیش قدمی بھی برابر ہوتی رہی۔لارڈ رابرٹس فرماتے ہیں کہ موڈر ندی سے جس فوج نے پیش قدمی کی وہ گرمی اور گرد و غبار سے پریشان ہو رہی ہو اس بہادر فوج نے ۵۶ میل آگے بڑھکر ٹیلے تو ضرور فتح کر ڈالے لیکن علاوہ نقصان کے ۴ افسر ۳۵ سپاہی گرمی سے خستہ حال ہو رہے ہیں۔

بوروں کی بہادری کی تعریف کرنا بالکل لغو ہے ۔اپریل میں ہزارہا آدمیوں کا قتل ہونا کچھ بڑی بات نہیں ہو۔

جولائی سنہ ۱۸۸۵ء میں کوہ قاف کی ایک ہی لڑائی میں روسی فوج کے دس ہزار سپاہیوں میں سے سات ہزار افسر اور سپاہی کام آئے تھے پرنس شامل کے ساتھ یہہ لڑائی ہو رہی تھی جس کے سر کرنے میں روسیوں کو اور ۲۰ ہزار سپاہی نذر کرنے پڑے تھے۔سپین ڈیڑھ لاکھ فوج کے باوجود ایک ناچیز جزیرہ کیوبہ کو سر نہ کر سکا تھا۔اس جنگ کی بدولت انگلستان اور اس کی نو آبادیوں میں یگانگت اور اتحاد بہت بڑھ گیا۔ابتدا کی ناکامیاں گویا کہ مشق ہیں اور اس مشق سے پختہ ہوکر برٹش فوجیں ہر روز قوت اور ہمت و حوصلگی میں روز افزوں ترقی پر ہیں۔دشمن کے مغلوب کرنے میں ایک دو مہینے اور سہی۔آخر میں برٹش کی فتح یقینی ہو۔تازہ خبر ہو کہ کمبرلی کو برٹش فوج نے بوروں کے محاصرہ سے چھوڑا لیا۔غرضکہ اب بہت جلد بوروں کے چھکے چھوٹ جائیں گے۔یہہ جنرل فرنچ کی کارگزاری ہو شاباش جنرل رابرٹس نے وعدہ کیا کہ چند ہی ہفتہ میں میفکنگ کو خلاص کردینگے ؏

برٹش کے پاس توپخانہ کی قلت دیکھکر جاپان نے اجازت دیدی ہو، ۴۷ انچہ موٹی اور جلد جلد متواتر چلنے والی چار توپیں جو کارخانہ آرمسٹرانگ میں جاپان کے واسطے تیار ہو رہی ہیں اب انگلستان کو دی جاویں اور اسی طرح یوروپ کے بعض ممالک نے بھی ان توپوں کی نسبت اجازت دیدی ہو۔جو ویکرز اور میکسیم کے کارخانوں میں زیر ساخت تھیں اور اس طریق سے خبر تھی کہ برٹش کو نہی بنائی ایکسو توپیں گویا کہ ہاتھ آگئیں۔جن ممالک نے اپنی توپوں کا حوالہ کرنا منظور کیا انہوں نے برٹش دوستی کا عملی طور پر ثبوت دیا ہو؏

تار برقیاں

کمبرلی۔کی خلاص ہونے پر لندن میں گھر گھر خوشی ہو رہی ہو۔تار گھر پیغامات مبارکبادی سے اٹے ہیں + **بوئر** کانڈر کرونجی دس ہزار سپاہ سمیت بلومفونٹین کی طرف دوڑا جا رہا ہو۔جنرل کیلی کینی اس کو عقب سے ستا رہا ہو جنرل کینی نے ۱۴ کو عظیم بدرقہ پکڑا۔اسے ۷ چھکڑے سامان کے ۲ ہزار بندوقوں سے لدے ہیں کانڈر کرانجی باقی اسباب سنبھالکر ڈیرہ ڈال رہا ہے جسپر جنرل کینی گولہ باری کر رہے ہیں **جنرل** بولر کے دائیں طرف سخت جنگ ہوا ہو۔نتیجہ بعد میں معلوم ہوگا **فوج** کارڈ میگرز فونٹین میں دشمن کے مقام پر قابض ہو **ریڈ** ندی سے خبر آئی کہ افواج نو آبادی نے تین دن کی سخت جنگ کے بعد باغیوں کو علاقہ ڈارڈرخت سے نکال لیا۔ذخیرے کے چھکڑے چھین لئے اس لڑائی میں ہمارا نقصان دو افسر ۱۶ سپاہیوں کا ہوا۔

سرکاری طور پر بیان ہوا کہ ۱۵ جنوری کو جنرل فرنچ نے کمبرلی خلاص کر دیا۔**لارڈ** رابرٹس نے خبر دی کہ جنرل فرنچ معہ توپخانہ رسالہ و موئنٹڈ انفنٹری ۱۵ جنوری کی شام کو کمبرلی میں پہونچے تھے صبح کو دشمن کو منتشر کر دیا اسکا ایک ذخیرہ مارا برٹش نقصان قریب ۲۰ آدمیوں کے ہوا۔کمبرلی میں خوشی و خرمی۔**برٹش** فوج نے خوب جنگ کر کے جیکبسڈال پر قبضہ کر لیا۔توپخانہ نے خوب ہاتھ دکھائے۔**جنرل** فرنچ شمال کمبرلی کا ملک فتح کر رہے ہیں بوئر میگرسفونٹین سے مورچے خالی کر کے بھاگ رہے ہیں **برٹش** فوج رنسبرگ کو خالی کر کے آرنڈل کو لوٹ گئی جنرل کلیمنٹس کو مجبوراً ایسا کرنا پڑا۔بوئر جمع ہوکر زور جوش سے برٹش بنڑدولوں پر گولے مار رہے ہیں۔**زولولینڈ** میں بوئر شرارت پھیلا رہے ہیں برٹش اُن کے خلاف دیسی رعایا کو ہر طرح مدد دینگے +

لیڈی سمتھ میں ایک شخص کو ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی جو فوج کا دل توڑنیوالی خبریں اڑاتا تھا۔**لیڈی سمتھ** سے بہت برٹش فوجی وردیاں بوئروں کے ہاتھ آگئیں۔خبردار رہنے کے کہ سنتری دہوکہ نہ کھائیں۔**ایران** پر روسی دہمکی کے متعلق اخبار ٹائمز کی یہہ رائے ہے کہ فوجی حرکت سے روس کی مراد یہہ ہے کہ ایران میں نفع حاصل کرے۔لیکن ٹائمز کہتا ہو کہ خواہ تمام دنیا برخلاف ہو جائے تاہم خلیج فارس و جنوبی ایران میں اپنے فوائد بچاویں گے ؏

جنرل رابرٹس صاحب نے وعدہ فرمایا کہ چند ہی ہفتوں میں میفکنگ کو خلاص کر دیں گے۔**لارڈ** رابرٹس صاحب نے لارڈ میتھیون کو الزام سے بری کر دیا۔الزام یہہ تھا کہ پیش قدمی میں عین وقت پر حوصلہ ہار دیا اور پسپا ہو گئے اگر ذرا اور جرأت کرتے تو کمبرلی خلاص تھا۔لارڈ میتھیون کہتے تھے کہ دھاوا کرنا حماقت تھا۔اسکا نقصان بمقابلہ نقصان کے ہیچ تھا ؏

مسیح کی تعلیم

بقیہ چودھواں باب

مسیح کی آخرت کی بابت

تیسری تمثیل یعنے توڑوں کی تمثیل کے آئینہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح کے لئے ان کی خدمت ان کے انصاف کی کسوٹی ہوگی۔ وہ جو مسیح کے لئے زندگی کی ہر حالت اور موافقہ پر کوشش اور محنت کرتے ہیں مسیح سے شاباشی اور ترقی حاصل کریں گے۔ وہ اس کی خوشی میں شامل ہونگے اور لوقا ۱۹ باب کی تمثیل کے مطابق ہر ایک اپنی ایمانداری اور کامیابی کے انداز سے عظیم خدمت اور رتبہ میں سرفراز کئے جاوینگے۔ لیکن وہ نکما نوکر جس نے خاص اپنی منکری اور مسیح کے کام کرنے کے لئے جُرأت نہیں کی باہر اندھیرے میں ڈالا جائیگا۔ وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔

(۲) پھر متی ۲۵ باب کے آخر میں ہم ان لوگوں اور قوموں کی عدالت کا بیان دیکھتے ہیں جو کہ ہر زمانوں اور ہر ملکو میں رہ کر مسیح کی پہچان سے واقف نہیں تھے ہماری سمجھ میں یہہ بیان ان وجوہات سے۔

(۱) یہہ بیان مسیح کی نصیحت میں کلیسیا کی عدالت کی تمثیلوں کے بعد درج ہے۔

(۲) دوسرا ثبوت اس جملہ میں پایا جاتا ہے کہ "سب قومیں اس کے آگے حاضر کی جائینگی" یہہ جملہ اس زمانہ کے محاورہ کے مطابق غیر اقوام سے مراد ہے۔

(۳) تیسرا ثبوت ۳۷ اور ۴۴ آیتوں میں پایا جاتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ مسیح کے سب شاگرد اس بات سے واقف ہیں کہ بھائیوں کی خدمت کرنا گویا مسیح کی خدمت کے برابر ہے۔ لیکن ان کے لئے جو اس عدالت میں آوینگے مسیح کا فیصلہ اس عظیم دن حیرانی اور تعجب کا باعث نہوگا۔ پس غیر اقوام کے درمیان بڑی جدائی اس انصاف پر ہوگی کہ ہم جنسوں کے ساتھ برابر ٹھہرائے جاویں گے۔ مسیح کہیگا کہ "میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا"۔ اس وقت ان کو روشن ہوگا کہ انسان کی زندگی کا بڑا مقصد رحمت کے کاموں اور آدمیوں کی حاجتوں کو مٹانے پر منحصر ہے اور ان کاموں سے کنارہ کرکے اور لاپرواہی اور خودغرضی میں دن کاٹنا حرام زندگی ہے۔ ان کی آنکھیں کھل جائینگی جب وہ ابن آدم کی زبان سے یہہ سنیں گے کہ "تم نے میرے ساتھ کیا" یا "نہیں کیا"۔ جنہوں نے کیا ہمیشہ کی زندگی میں جائیں گے۔ اور جنہوں نے نہیں کیا ابدی عذاب میں۔ انسان کی عقل اور تمیز ایسا انصاف قبول کریگی کہ راستبازوں کے لئے مبارک انجام ہوگا۔ اور ناراستوں کے لئے بدانجام۔ اور ساری بیقراری اور پریشانی مٹ جائیگی جو بدکار کی اقبالمندی کے سبب سے اور اس زندگی کے انصاف کے سب طرح کے ظاہری نقص کے دیکھنے سے پیدا ہوتی ہیں۔ دیکھو زبور ۷۳ اور انصاف کی کل کسر اور خامی اس وقت پوری ہوجائیگی۔ جیسا متی ۱۰: ۲۶ میں لکھا ہے کہ "کیونکہ کوئی چیز ڈھنپی نہیں جو کھل نہ جائے اور نہ چھپی جو جانی نہ جائے" اور متی ۱۲: ۳۶ "ہر ایک بیہودہ بات جو کہ لوگ کہیں عدالت کے دن اس کا حساب دیں گے"۔

لیکن کیا یہہ انجام دل کو سیری دے سکتا ہے؟ باہم اس جلالی بادشاہت کی انتظاری کرتے ہیں۔ جس میں سب کے سب آجائیں گے۔ ہاں جس میں آخر کو کھوئے ہوئے بھی شامل ہوجائیں گے۔ اور شیطان کے کام بالکل نیست اور نابود ہو کے خدا کی محبت کامل فتحمند ہوگی؟

ہم یہہ کہہ سکتے ہیں کہ ایسی خواہش خدا کی دلی آرزو کے مطابق ہے جب ہم یاد رکھتے ہیں کہ وہ "باپ" ہے ہم خاص خدا کی مانند ہیں جب ہم ایسی خواہش رکھتے ہیں کیونکہ ۱ تمطاؤس ۲: ۴ میں لکھا ہے کہ "وہ چاہتا ہے کہ سب لوگ نجات پاویں" لیکن اگر ہم دریافت کریں کہ یہہ خواہش آسودہ ہوگی تو ہم یہہ کہتے ہیں کہ ہمارا علم اس میں اطمینان اور یقین نہیں دے سکتا۔ انجیل کے یہہ الفاظ "زمانہ کا آخر" یا "جہان کا آخر" زمانہ کے پورے ہونے کی غرض رکھتے ہیں اور لفظ "ابدی زندگی" اور "ابدی عذاب" میں لفظ "ابدی" کا معنے Age lasting یعنے "زمانہ کی حد تک" سے مراد ہے۔ کئی ایک ہیں جو اس گمان کے مطابق خیال کرتے ہیں کہ مسیح نئے زمانہ اور اس کے انتظام کی خبر دیتا ہے لیکن اس کی میعاد اور قیام نہیں بتلاتا ہے اس وجہ سے وہ سبھوں کے واسطے امید رکھتے ہیں۔ ہاں ان لوگوں کے لئے بھی جو اس عظیم دن کی عدالت میں سزا پائیں گے۔ اب ہم اس چھوٹی کتاب میں اس بھاری بحث کا پورا بیان اور فیصلہ نہیں دے سکتے ہیں تو بھی لازم ہے کہ ہم اس بات پر زور دویں کہ مسیح کے کلام اختیار کے ساتھ تائید کرتے ہیں کہ حال کی زندگی موقعہ کی زندگی ہے اور مسیح کی تعلیم کی پچھلی غور میں ہم آدمزاد کو دو جماعتوں میں پاتے ہیں۔ پچھلی باتوں کی بابت مسیح کی صاف تعلیم کے مطابق کسی جگہہ میں تمام دنیا کی بحالی کا ثبوت نہیں نظر آتا ہے ؛

❖ ❖

❖

مبشر ڈی ایل موڈی صاحب

مرحوم

موڈی صاحب کا نام سبھوں نے سنا ہوگا کیونکہ ان کی شہرت تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ حال میں ولایتی اخباروں سے یہہ افسوسناک خبر آئی کہ ۲۲ دسمبر سنہ گذشتہ کو اس بندۂ خدا کی دنیاوی دوڑ اور خدمت تمام ہوگئی ؛

بہت عرصہ نہیں ہوا کہ صاحب مرحوم نے ایک پُرجوش وعظ کے آخر میں یہہ کہا "کچھ دنوں بعد یہہ خبر مشہور ہوگی کہ موڈی صاحب مرگئے" میں تم سے کہہ دیتا ہوں ہرگز اس بات کو یقین نہ کرنا بہ نسبت اس وقت کے میں اس وقت زیادہ زندہ ہونگا۔ اسی وقت میری حقیقی زندگی شروع ہوگی۔ جسم کے لحاظ سے میں سنہ ۱۸۳۷ء میں پیدا ہوا پر روح سے میں سنہ ۱۸۵۶ء میں پیدا ہوا۔ وہ جو جسم سے پیدا ہوا مرجاوے تو مرجاوے لیکن وہ جو روح سے پیدا ہوا ہے تا ابد زندہ رہیگا"۔ فی الحقیقت اب انہوں نے زندگی میں جیسی کہ وہ حقیقت میں ہے قدم رکھا ہے۔ اور اب الآباد زندہ رہینگے ؛

موڈی صاحب کی زندگی اور ترقی عجیب تھی۔ ان کی صغرسنی میں ان کے والد کا انتقال ہوگیا تھا۔ سترہ برس کی عمر تک یہہ اپنی ماں کے ساتھ کاشتکاری کرتے رہے۔ آخر روزگار کی تلاش میں بوسٹن شہر کو اپنے ماموں کے پاس گئے۔ جہاں انہوں نے دو شرطوں پر اُنہیں اپنی جوتی کی دوکان میں کام دیا۔ پہلے یہہ کہ وہ ان کی ہدایت کے موافق عمل کریں اور دوسرے یہہ کہ بلاناغہ سنڈے اسکول اور عبادتوں میں شریک ہوا کریں۔ اس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ ان کا دل بدل گیا۔ اور انہوں نے مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کیا۔ کلیسیا میں شراکت کے خواستگار ہوئے اور ایک سال کی جانچ اور امیدواری کے بعد سنہ ۱۸۵۶ء میں منظور ہوئے۔ اس زمانے میں ان کی نسبت یہہ خیال کیا جاتا تھا کہ وہ کسی مصرف کے نہ نکلیں گے۔ بلکہ خود ان کے سنڈے اسکول کے اُستاد کی یہہ رائے تھی کہ "بڑا مشکل ہے کہ موڈی کبھی مسیحی مذہب کی سچائیوں کو درستی سے سمجھ سکے اور کوئی بھاری یا مفید عام کام انجام دینا اس کے لئے اور بھی محال ہے"۔

اسی سال یہہ شکاگو کو اُٹھ گئے اور وہاں نیچ کی ایک جوتی کی دُکان کھولی اور کانگری گیشنل چرچ کے ممبر ہوگئے۔ ان کی مسیحی طبیعت اور دینی کام کے شوق کا پہلا اظہار یوں ہوا کہ انہوں نے اس گرجے میں چار بنچوں کا کرایہ اپنی جیب خاص سے دے کے جوانوں اور لڑکوں کو عبادت کے لئے لانا شروع کیا۔ اور وہ بنچیں کبھی خالی نہ رہنے پائیں۔ بعد کو انہوں نے پریئر میٹنگوں میں مدد دینے کی خواہش ظاہر کی پر ان کی بدلیاقتی کی وجہہ سے ان کو اشارتاً کہا گیا کہ اگر خاموش رہیں تو خداوند کی خدمت بہتر طور سے انجام دے سکیں گے۔ لیکن موڈی صاحب سے کب چپ یا بیکار رہا جاتا تھا۔ انہوں نے پھر سنڈے اسکول میں اُستادی چاہی اسکے جواب میں ان سے کہا گیا کہ اگر وہ طلبا جمع کر سکیں تو سنڈے اسکول میں پڑھاویں۔ دوسرے اتوار کیا دیکھتے ہیں کہ موڈی صاحب اٹھارہ میلے کچیلے لڑکوں کو لئے ہوے سنڈے اسکول میں آن موجود ہوئے! کچھ مدت بعد انہوں نے اپنا ایک ذاتی سنڈے اسکول قائم کیا اور وہ یہاں تک بڑھ گیا کہ نیومارکٹ ہال بالکل بھر جاتا تھا۔ ایک دولتمند صاحب نے ان کے اسکول کے لئے بنچیں مہیا کردیں اور خود اس کے سپرنٹنڈنٹ ہوگئے۔ موڈی صاحب کی کوشش سے اس میں ۶۰ اُستاد کام کرنے لگے اور طلبا کی اوسط حاضری ۶۵۰ ہوگئی ؛

اس اثنا میں ان کے پاس کچھ تھوڑی سی پونجی ہوگئی تھی سو انہوں نے اپنے تئیں بالکل مسیحی خدمت کے لئے مخصوص کردیا۔ انہوں نے اپنے اخراجات نہایت کم کردئے اور گھر نہ ہونے کے باعث رات کو وہ۔ وائی۔ ایم۔ سی۔ اے۔ کی بنچوں پر سویا کرتے تھے۔ کچھ دنوں اس طرح کام کرتے رہے پر بعد کو ایک مشن کی طرف سے شہر کے غریب اور بے دین لوگوں میں کام کرنے کے لئے مقرر ہوگئے۔ اپنی مشن کے لئے بڑی جانفشانی سے کام کرنا شروع کیا اور یہاں تک کوشش کی کہ ایک گرجا گھر بھی بن گیا۔ دو برس بعد وہ۔ وائی۔ ایم۔ سی۔ اے۔ کے پریسیڈنٹ چنے گئے اور ان کی زیرنگرانی فیرول ہال تعمیر ہوا۔ اور پھر جب کچھ عرصہ بعد یہہ عمارت جل گئی چند ہی مہینوں میں دوسری اسی جگہہ تیار ہوگئی۔ رفتہ رفتہ لوگ ان کی قدر پہچاننے لگے اور ان کے وعظ کی شہرت ہونے لگی ؛

سنہ ۱۸۶۲ء میں انہوں نے شادی کی۔ کچھ عرصہ تک تنگی میں اوقات بسری ہوئی۔ شادی کے تھوڑے دنوں بعد انہوں نے اپنی بیوی کو لکھا "میرے پاس کچھ روپیہ نہیں اور گھر میں کھانے پینے کا کچھ سامان نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خدا مجھ سے اپنی خدمت مشن کے متعلق لے چکا اور اب پھر مجھے جوتیاں بیچنے کے کام پر بھیجیگا" اس کے دو ایک دن بعد کسی مہربان نے ان کی اس وقت کی ضرورت رفع کرنے کے لائق کچھ رقم بھیج دی اور وہ پھر برابر خدا پر بھروسا کئے ہوئے اس خدمت میں لگے رہے۔ سنہ ۱۸۶۳ء میں ان کے لئے ایک خاص گرجا گھر تیار ہوگیا

اور وہاں نیبرول ہال میں برابر منادی کرتے رہے ٭

سنہ ۱۸۶۷ء میں انہوں نے سکاٹلینڈ اور دیگر ملکوں میں پہلا بشارتی دورہ کیا اور سنہ ۱۸۷۳ء میں اپنے ہمخدمت سنکی صاحب کے ساتھ دوبارہ اسی کام کے لئے نکلے۔ اس وقت سے ان کا نام دُور دُور ملکوں میں پھیلنا شروع ہوا اور پھر سال بسال ایسی شہرت ہوئی کہ آج تمام دنیا میں مشہور و معروف ہیں۔ اہل سکاٹ لینڈ دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے پہلے موڈی صاحب کی عجیب و غریب قوت کو پہچانا پر شکاگو والے کہتے ہیں کہ ان کے دورہ کرنے سے پیشتر ان کی حقیقی خوبی ان پر آشکار ہو چکی تھی ٭

بہرحال یہہ امر مسلم ہے کہ گو وہ علمی لیاقت نہیں رکھتے تھے پر خدا نے اُنہیں چُن لیا تھا اور ان کے کلام میں وہ زور اور تاثیر بخشی تھی کہ جس سے لاکھوں مسیح کی طرف رجوع لائے اور اس میں مستحکم ہوئے۔ گو بہتیرے ان سے بدرجہا عالم و فاضل و فصیح موجود تھے اور گذر گئے پر شاید کوئی ایک اس صدی میں ایسا نہیں ہوا کہ جو اتنی روحیں بچانے کا وسیلہ ہوا ہو۔ یہہ خاص برکت خدا نے انہیں کو عنایت کی تھی ٭

اس کامیابی کا بھید ان دو باتوں میں تھا کہ ایک تو انہوں نے روح کا بپتسمہ پایا تھا اور ہر وقت روح سے معمور رہتے تھے۔ اور دوسرے یہہ کہ روح کو پاک وہ خدا کے کلام کی بڑی عزت کرتے اور اس کو خوض سے پڑھتے تھے۔ وہ روح کی تلوار کو کام میں لانا بخوبی جانتے تھے اور یہی ہتھیار تھا جو سننے والوں کے دلوں کو چھید کر انہیں خداوند کے تابع کرتا تھا ٭

ان کے وعظ کی ایک بڑی خوبی یہہ تھی کہ جس بات کا وہ بیان کرتے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ان کے سامنے موجود ہے اور اسے گویا دیکھ کے بول رہے ہیں جیسا ذیل کی ایک چھوٹی سی نظیر سے ثابت ہو جائیگا۔ ایک وعظ میں اُنہوں فرمایا ٭

میں تصور کر سکتا ہوں کہ جب مسیح نے اپنے چھوٹے جھنڈ کو حکم کر کے کہا "جاؤ اور تمام دنیا میں انجیل کی منادی کرو" تو پطرس بول اُٹھا "اے خداوند کیا سچ مچ آپ کی مرضی ہے کہ ہم لوگ یروشلم میں واپس جاویں اور ان لوگوں کو جنہوں نے آپ کو صلیب دی انجیل کی خوش خبری سناویں؟" مسیح نے کہا "ہاں اے پطرس جا اور اس شخص کو تلاش کر جس نے میرے منہہ پر تھوکا تھا اور اس سے کہہ کہ اس کے لئے میری بادشاہت میں جگہہ تیار ہے۔ اس آدمی کو ڈھونڈ جس نے کانٹوں کا تاج میرے سر پر رکھا تھا اور اس سے یہہ کہہ کہ اگر وہ میری بادشاہت میں داخل ہو تو میں اس کے لئے ایک تاج تیار رکھونگا جس میں کانٹے نہ ہونگے۔ اور جس شخص نے سرکنڈوں کی ضرب سے کانٹوں کو میرے سر میں غرق کیا اس سے یہہ کہدو کہ میں اس کے ہاتھ میں حکومت کا ایک عصا دونگا اور وہ دنیا کی قوموں پر حکومت کریگا اگر وہ اب بھی نجات کو قبول کرے۔ اس آدمی کی تلاش کر جس نے بھالے کو میرے دل تک پہنچانے کی کوشش کی اور اسے یہہ خوش خبری دے کہ میرے دل تک پہنچنے کا ایک نزدیکتر راستہ ہے۔ میں اسے دل سے معاف کرتا ہوں اور وہ بچ سکتا ہے اگر وہ نجات کی بخشش کو قبول کرے" ٭

ان کے کلام کی ایک اور خوبی یہہ ہے کہ ان کے الفاظ و طرز ایسے ظاہر ہوتے تھے کہ وہ دلی یقین کے ساتھ بولتے ہیں۔ وہ اس بات پر فخر کرتے تھے کہ میں گہرے خیال کا آدمی نہیں ہوں۔ وہ عوام میں سے تھے۔ اور ان کی سمجھ کے موافق کلام کرتے تھے۔ جیسا منادی کرتے تھے ویسا ہی ان کا عمل بھی تھا ٭

انہوں نے کئی ایک کتابیں تصنیف کیں اور ان کے بہت سے وعظ مجلد ہو کے شایع ہوئے علاوہ اس کے انہوں نے جوانوں کی تعلیم کے لئے اپنے گاؤں نارتھ فیلڈ میسیچسٹس میں دو بورڈنگ سکول اور دینی تعلیم کے لئے ایک بائبل انسٹی ٹیوٹ شکاگو میں قایم کیا۔ اور مرنے سے کچھ پہلے اپنے بیٹوں سے کہا "تم جانتے ہو کہ میں سدا سے حوصلہ مند نہ تھا۔ دولت جمع کرنے کا حوصلہ تو نہیں پر تمہارے لئے بہت سے کام چھوڑے جاتا ہوں اور ان سکولوں کا چلانا تمہارے ذمے ہے" ٭

گو موڈی صاحب نے اس قدر کام انجام دئے پر کبھی کوئی ایسا کلام اپنی زبان پر نہیں لائے کہ جس سے ان کی تعریف ظاہر ہوتی ٭

صاحب مرحوم حسب معمول نبرسکا کے کنسس سٹی میں ریوائول میٹنگس کرتے تھے کہ ان کے دل کی کمزوری کے باعث اُنہیں اس کام کو چھوڑ کے نارتھ فیلڈ میں اپنے گھر آنا پڑا۔ یہاں کئی ہفتے تک علاج ہوتا رہا پر کوئی قوی امید صحت کی نہ ہوئی۔ آخر دسمبر سنہ ۱۸۹۹ء کی ۲۲ تاریخ کی صبح کو ان کو معلوم ہو گیا کہ اب وقت آ گیا پر تو بھی مزے میں اپنے عزیز بچوں سے وقتاً فوقتاً بات کرتے رہتے۔ ان کی بڑی بیٹی نے ایک مرتبہ کہا پاپا ہم آپ کو کبھی نہیں چھوڑ سکتے۔ انہوں نے جواب میں کہا بیٹی اگر میرے لئے ابھی کام باقی ہے تو میں نہ مرونگا"

اس دن وہ ہر طرح سے اپنے عزیزوں کو تسلی دیتے رہے اور جب دوپہر کا وقت آ گیا اُن کے ہونٹ حرکت کرتے ہوئے معلوم ہوئے جیسے گویا دعا مانگ رہے ہیں اور پھر ایکا ایک گیا

نیند سے جاگ کے خوشی سے بول اُٹھے "میں دنیا کو مٹتے اور بہشت کو کھلتے ہوئے دیکھتا ہوں مسیح مجھے بلاتا ہے" اور یہہ کہکے اور اس دنیا میں اپنی خدمت، کو انجام دے کے آرام کے ساتھ اپنے پیارے منجی کے پاس چلے گئے۔ ہاں مسیح نے ان کو بلا لیا اور اب وہ اس کے ساتھ رُوبرُو باتیں کر رہے ہیں اور گو اس دنیا کے بڑے بڑے اخباروں نے اُن کے اس جلالی انجام کا کچھ خیال میں نہ لاکے اُن کی خبر مشتہر نہ کی پر ضرور آسمان بھی ان کے آنے کی خبر پاکے تمام فرشتگان اور مقدسین نے کیسی خوشی سے ان کا استقبال کیا ہوگا!

ان کے اس دنیا سے اُٹھ جانے کا عالم میں غم ہے کیونکہ دنیا غریب ہوگئی۔ پر شکر خدا کا کہ اتنی مدت وہ ہمارے درمیان رہے۔ اور لازم یہہ ہے کہ ان کی خدمت کو غنیمت جان کے ہم بھی فایدہ اُٹھاویں۔ وہ دنیا کی بیداری کے کام کو اُنیسویں صدی میں شروع کر گئے ہیں۔ ہم بھی اسی روح سے معمور ہوکے اور اسی روح کے ہتھیار کو چلاکے اس کام کو انجام دیں اور ایسی ہی فتحیابی کو پہنچیں۔ کاشکہ ہمارے ہند کے لئے بھی کوئی مُوڈی پیدا ہو جاوے ؛ از مخزن مسیحی

بقیہ

اچھا اور سردار بزرگ گڈریا

اس نے اپنے بندے داؤد کو برگزیدہ کیا اور گلوں کے بھیڑ سالوں میں سے اسے نکال لیا اور اس نے اس کو بچے والی بھیڑوں کے پیچھے سے لے لیا تاکہ اپنے لوگوں نبی یعقوب کو اور بنی اسرائیل کو جو اس کی میراث ہیں چراوے۔ اس نے انہیں اپنے دل کی راستی سے چرایا اور اپنے ہاتھوں کی چالاکی سے ان کی رہنمائی کی زبور ۷۸: ۷۰-۷۱- اور علاوہ اس کے بنی اسرائیل بھی داؤد بادشاہ کو ملک گڈریا سمجھتے تھے جیسے لکھا ہے۔ اور سابق زمانہ میں بھی جب کہ ساؤل ہمارا بادشاہ تھا تو تو ہی اسرائیل کو باہر لے جاتا اور پھر بھیتر لاتا تھا۔ ۲ سموئیل ۵: ۲- ۱ تواریخ ۱۱: ۲ ؛

یادداشت۔ داؤد اور موسیٰ دونوں کمزور گڈریے تھے موسیٰ کی کمزوری بے یقینی سے لاٹھی چٹان پر مارنا۔ اور داؤد کی کمزوری عمد کے گناہ میں پھنس جانا ؛

سویم سردار بزرگ گڈریا۔ یہہ سردار بزرگ کون ہے؟ یہہ سردار بزرگ گڈریا مسیح خداوند ہے اور اس کی بھیڑیں مسیحی لوگ ہیں۔ سو مسیح بزرگ گڈریے کی اصلیت دریافت کرنے کے لئے ہم انبیائے سلف کی پیشین گوئیوں کی طرف رجوع ہوتے ہیں ؛

(۱) اوّل انبیائے سلف کی شہادت پر غور کرو۔ وہاں سے اسرائیل کا چوپان اور چٹان ہے۔ پیدایش ۴۹: ۲۴ بمقابلہ رومیوں ۹: ۳۳- ۱ پطرس ۲: ۸- داؤد مسیح کو چوپان کے لقب سے ملقب کرتا ہے۔ خداوند میرا چوپان ہے مجھے کیا کمی ہے۔ زبور ۲۳- یہہ چوپانی زبور کہلاتا ہے اور چوپان سے جو جو برکتیں حاصل ہوتی ہیں وہ سب اس زبور میں مندرج ہیں۔ میری التماس ناظرین سے یہہ ہے کہ یہہ زبور بہت چھوٹا ہے کل ۶ آیت ہیں۔ اس کو حفظ کرو اور ضرورت کے وقت پر اس کو استعمال کیا کرو۔ دُکھ کے وقت خوشی کے وقت شادی کے وقت اور غم کے وقت اس زبور کو پڑھنے سے بڑی برکت اور دلیری حاصل ہوتی ہے ؛

پھر یسعیاہ پیغمبر جو انجیلی نبی کہلاتا ہے مسیح کے اس لقب کو بڑی صفائی سے بیان کرتا ہے جیسے لکھا ہے۔ وہ چوپان کی مانند گلہ چراویگا۔ وہ برّوں کو اپنے ہاتھ سے فراہم کریگا اور اپنی گود میں اُٹھائے چلیگا اور ان کو جو دودھ پلاتیاں ہیں آہستہ آہستہ لے جائیگا۔ یسعیاہ ۴۰: ۱۱ بمقابلہ یوحنا ۱۰ باب ۱۶ آیت دیکھو۔ مسیح نے سب انبیائے سلف کی پیشین گوئیوں کو اپنے اُوپر ثابت کر دیا کہ میں وہی گڈریا ہوں جس کا ذکر نبیوں نے کیا تھا ؛

(۲) اب ہم مسیح کی شہادتیں جو اس نے اپنے حق میں فرمائیں غور کریں گے۔ اس بات کی اصلیت دیکھنے کے لئے یوحنا کی انجیل کا ۱۰ باب دیکھنا چاہئے تو ہم کو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ مسیح کہہ رہا ہے کہ میں اچھا گڈریا ہوں اور اپنی بھیڑوں کے لئے جان دیتا ہوں۔ اوّل مسیح نے اپنے آپ کو بھیڑوں کا دروازہ قرار دیا۔ یوحنا ۱۰: ۷ دوئم مسیح نے آپ کو اچھا گڈریا کہا ہے۔ یوحنا ۱۰: ۱۱ سوئم مسیح اپنی بھیڑوں کو خوب پہچانتا ہے۔ یوحنا ۱۰: ۱۴ چہارم مسیح اپنی بھیڑوں کے لئے جان دیتا ہے۔ ۱۰: ۱۵ پنجم مسیح اپنی سب بھیڑوں کو جمع کریگا۔ یوحنا ۱۰: ۱۶- ان مذکورہ پانچ باتوں کا نتیجہ یہہ ہے ایک ہی گلہ اور ایک ہی گڈریا ہوگا۔ یوحنا ۱۰: ۱۶ ؛

(۳) کن کن وجوہات میں موسیٰ اور داؤد سے مسیح اچھا اور سردار بزرگ گڈریا ہے اوّل موسیٰ نے جو کچھ کیا سو لاٹھی سے کیا۔ مگر مسیح نے جو کچھ کیا محبت سے کیا دوئم جب موسیٰ کا عصا کمزور ہوگیا۔ خدا نے بنی اسرائیل کو شریعت کی لاٹھی دی۔ مگر مسیح نے اس دنیا میں فضل کو استعمال کیا۔ کیونکہ جب شریعت مارتی ہے تب فضل جلاتا ہے۔ سو جب تک مسیح اچھا گڈریا نہ آیا تب تک خدا نے شریعت کی لاٹھی سے بنی اسرائیل کو

چرایا جب شریعت نہ تھی موسیٰ کی لاٹھی سے نبی اسرائیل کو چالیس برس بیابان میں چرایا۔ پس جب مسیح ظاہر ہوا جو گڈریوں کا سردار اور بزرگ گڈریا ہے تاکہ بھیڑوں کو کامل آرام بخشے سوئم داؤد نبی اپنی زبان سے آپ کہتا ہے خداوند میرا چوپان ہے۔ لہذا مسیح بزرگ گڈریا اور اچھا گڈریا ہے۔ چہارم یسعیاہ نبی نے اور خصوصاً اور نبیوں نے بلند آواز سے پکار کر کہا کہ وہی اپنی بھیڑوں کو چرا دیگا اور وہی سردار اور بزرگ گڈریا ہوگا۔ لہذا صاف ظاہر ہے کہ مسیح نے جو دعویٰ پیش کیا وہ سب سچا ہے اور تصدیق ہو گیا ہے؛

(۴) پطرس رسول کی شہادت مسیح کے بارے میں پطرس مسیح کو بزرگ گڈریئے کے نام سے پکارتا ہے کہ دنیا کے واسطے ایسے گڈریئے کی کیسی ضرورت تھی۔ کیونکہ تم سب بھٹکی ہوئی بھیڑوں کی مانند تھے پر اب جانوں کے گڈریئے اور نگہبان کے پاس پھر آئے ہو۔ ۱ پطرس ۲: ۲۵ پطرس مسیح کو پہلے جانوں کا گڈریا اس واسطے کہتا ہے کہ اس نے اپنی بھیڑوں کی خاطر جان دیکر ان کی جانوں کو بچایا ہے اور پھر نگہبان اس واسطے کہتا ہے کہ مسیح اپنی بھیڑوں کی نگہبانی ہمیشہ کیا کرتا ہے۔ پھر پطرس رسول مسیح کو ایک اور لقب سے پکارتا ہے کہ وہ سردار گڈریا ہے۔ جب سردار گڈریا ظاہر ہوگا تم جلال کا ایسا ہار پاؤ گے جو مرجھاتا نہیں۔ ۱ پطرس ۵: ۴۔ مسیح کو پطرس سردار گڈریا اس واسطے کہتا ہے کہ تمام گذشتہ گڈریوں اور نگہبانوں اور پھر جو مسیح نے اپنی کلیسیا میں گڈریئے مقرر کئے ہیں وہ ان سب کا سردار ہے اور جب وہ ظاہر ہوگا وہ اُن گڈریوں کو جنہوں نے مسیح کی بھیڑوں کو اچھی طرح چرایا جلال کے ہار دیگا جو ان کا حق ہے۔ مسیح خداوند نے آسمان پر صعود کرنے کے پیشتر پطرس کو تین دفعہ کہا کہ میری بھیڑیں چرا تاکہ مسیح اسکو بھی جلال کا ہار دیوے سو پطرس نے حاصل کیا۔ اور ان کو جو مسیح کی کلیسیا میں مسیحی بھیڑیں چراتے ہیں وہ اصل میں گڈریئے نہیں وہ چرواہے ہیں وہ مزدوری پر ہیں وہ صرف مسیح کی بھیڑوں کو چراتے مگر بھیڑیں مسیح کی ہیں پولوس رسول افسیوں کو یوں لکھتا ہے اس نے بعضوں کو رسول اور بعضوں کو نبی اور بعضوں کو انجیل کی منادی کرنے والے اور بعضوں کو چرواہے اور بعضوں کو اُستاد مقرر کیا۔ افسیوں ۴: ۱۱ دیکھو؛

نصیحت مسیح کی بھیڑوں کو یہہ ہے۔ پر اب سلامتی کا خدا جو ابدی عہد کے لہو کے سبب بھیڑوں کے بزرگ گڈریئے یعنے ہمارے خداوند یسوع مسیح کو مُردوں میں سے پھر اُٹھا لایا۔ تم کو ہر ایک نیک کام میں کامل کرے تاکہ تم اس کی مرضی پر چلو اور جو کچھ اس کے حضور مقبول ہے یسوع مسیح کے وسیلے تم میں بجالاوے اس کا جلال ہمیشہ ہووے۔ آمین، عبرانیوں ۱۳: ۲۰ و ۲۱؛

راقم
جے۔ کے

پریس کانفرنس

جیسے کسی سکول کے رجسٹر میں نام درج کرانے اور ہر روز بلاناغہ حاضری دے آنے اور پڑھنے لکھنے کی بہت بڑی خواہش محسوس ہوتے رہنے پر بھی کوئی آدمی لکھ پڑھ نہیں سکتا جب تک کہ ہر روز سبقاً سبقاً کچھ پڑھائی لکھائی نہ کرے اور عملی طور پر اصول تحصیل علوم پر کاربند نہ ہو ویسی ہی اس وقت پریس کانفرنس کے جمع ہونے سے اصل مدعا حاصل نہیں ہوگا۔ کیونکہ اہل ہند نے ابھی اس قدر ترقی نہیں کی ہے کہ پریس کانفرنس کے وجود سے کوئی عملی فایدہ حاصل کر سکیں ہندوستانی پریس ابھی ایسی ردی حالت میں ہے کہ گورنمنٹ عالیہ کو قانون سڈیشن پاس کرنا پڑا۔ پریس کو واجب ہے کہ اپنی استطاعت اور قابلیت کے مطابق حتی الامکان قوم کی خدمت کرتا رہے اور دانشمندانہ خیالات کی پیروی کرے۔ لارڈ مکالی کا یہہ مقولہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے کہ جب تک جنرل پبلک میں تحریرات کی قدردانی کا مذاق نہ پھیلے تب تک اہل قلم بمشکل اپنے فرایض ادا کر سکتے ہیں؛

انسداد قحط کی تدبیر۔ ہندوستان کے قحط زدہ علاقوں میں آرٹیزین کنوے کھودنے کا تجربہ سرکاری طور پر ہونے والا ہے۔ آرٹیزین کنوے گویا قدرتی چشمے ہیں جو زمین کو بہت گہرائی تک کھودنے سے کہیں کہیں نکل آتے ہیں یہہ چشمے نہروں کے مخرج اور دریاوں کے منبع ہوتے ہیں۔ اس قسم کے کنوے پاندیچری علاقہ فرانس میں موجود ہیں اور ممکن ہے کہ صوبجات متوسط اور بمبئی اور راجپوتانہ میں بھی نکل آئیں۔ گورنمنٹ ہند نے سررشتہ طبقات الارض ہند کے افسر مسٹر گرامبیک کو اطراف مذکور میں دورہ کرنے کا حکم دیا ہے وہ جابجا زمین کی تہہ کا امتحان کریں گے اور اگر کہیں آرٹیزین کنوئے کا موقعہ پائیں گے تو رپوٹ کریں گے؛

وسط ایشیا میں روسی

مسٹر ڈی۔ جی۔ بولجر صاحب نے اخبار کنٹمپوریری ریویو میں لکھا ہے کہ روس کے منصوبوں کی نسبت جہاں تک مشہور ہے یہہ ہے کہ وہ خلیج فارس میں ایک بندرگاہ حاصل کرنا چاہتا ہے اور ہرات پر قابض ہوکر یہہ بھی چاہتا ہے کہ اس کا ایجنٹ کابل میں مقرر کیا جاوے۔ صاحب موصوف کہتے ہیں کہ اگر انگلستان ایک بحری راستہ بندرعباس میں روس کو دیدے تو کچھ مضایقہ نہیں بشرطیکہ بلوچستان کی سرحد کا شاہ یار تک بڑھانا تسلیم کیا جائے اور بندر بوشہر کو آزاد بندر بنایا جاوے اور اس کے عقب کا علاقہ شیراز اور اصفہان تک برٹش حلقہ تاثیر میں مانا جاوے اور کابل میں روسی سفارت کی نسبت کہتے ہیں کہ لارڈ کرزن صاحب کو کوشش کرنی چاہئے کہ روس اس ارادہ میں کامیاب نہ ہو اور اُسے یہہ یقین ہو جائے کہ برطانیہ کو یہہ بات ہرگز منظور نہ ہوگی۔ ان امور کی نسبت کسی کی رائے کچھ ہو۔ لیکن مسٹر بولجر صاحب کی اس تجویز کے ساتھ تمام اہل الرائے متفق ہیں کہ اب وقت اور موقعہ ہے کہ روس کو خاموشی سے لیکن مضبوطی سے مطلع کردیا جائے کہ وہ ہم سے کن باتوں کی امید رکھہ سکتا ہے اور کن باتوں کی امید کسی صورت میں نہیں کرسکتا۔ اب تک یہہ ضروری باتیں روس پر صاف طور پر واضح نہیں کی گئی ہیں اور یہہ غلط فہمی اگر جلد رفع نہیں کی گئی تو اس سے بہت سی فضول پیچیدگیوں کے پیدا ہونے کا احتمال ہوگا۔ روس کو ذہن نشین کردینا چاہئے کہ اس کا منصوبہ کہاں تک تسلیم کیا جاسکتا ہے اور وہ حرکت کیا ہوگی جو وجہ جنگ تصور کی جائیگی۔ صاحب موصوف کہتے ہیں کہ روس نے کبھی صاف طور پر اس بات کا اعلان نہیں کیا کہ وہ افغانستان پر کبھی حملہ نہیں کریگا۔ حدبندی کی نسبت جو سفارتی معاہدہ طے پاچکا ہے وہ روس کو اس بات سے باز نہیں رکھتا کہ جس وقت ضروری سمجھے اس سرحد کی لکیر کو بطور دوست یا دشمن امیر کابل کے عبور کرجائے اور اس وقت تک روس نے جتنے معاہدوں پر دستخط کئے ہیں ان میں کہیں یہہ نہیں پایا جاتا کہ اس نے افغانستان کا ہندوستان کے زیر سایہ ہونا مان لیا ہے بلکہ وہ شروع سے برابر اس ملک کو خود مختار تصور کرتا چلا آیا ہے۔ ان تمام حالات سے ہماری سفارتی طریق کی گفتگو میں بھاری نقص ثابت ہوتا ہے کیونکہ اس میں قطعی کچھ نہیں ہے بلکہ جو کچھ ہے مبہم اور فرضی ہے۔ برطانیہ اعظم نے بھی روس کو کبھی اس بات سے مطلع نہیں کیا کہ اگر وہ قلمرو افغانستان میں داخل ہوگا تو برطانیہ اس کارروائی کو وجہ جنگ قرار دیگا ؛

اخبار پایونیر روسی اخبار نوائے وریمیا کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ روسی اخبارات اس وقت ہم آواز ہوکر کہتے ہیں کہ اس وقت انگلستان جنوبی افریقہ میں پھنسا ہوا ہے۔ اس موقعہ کو ہاتھ سے رائگان نہیں نکل جانے دینا چاہئے۔ اخبار نوائے وریمیا کہتا ہے کہ اس وقت بہت کچھ مطلب صرف سفارتی طریق سے ہی نکل سکتا ہے۔ قطعی کارروائی کی بھی ضرورت نہ ہوگی۔ وہ لکھتا ہے کہ ان اطراف میں روسی حکمت کو انگلستان کی فوجی طاقت سے کوئی وجہ اندیشہ کی نہیں ہے کیونکہ فوجی طاقت میں روس کیا کہنے ہیں لیکن اس سفارتی گفتگو کا کسی قدر اندیشہ ضرور ہے جو ۱۸۷۳ء میں طے پائی تھی اور جس میں روس قول دے چکا ہے کہ وہ کبھی کابل میں ایجنٹ نہ رکھیگا۔ اس کے ساتھ ہی اخبار مذکور کہتا ہے کہ یہہ معاہدہ ۱۸۷۸ء میں فسخ ہوچکا تھا جبکہ الگزنڈر ثانی زار روس نے ایک سفارت امیر شیر علی کو روانہ کی تھی اور نیز اس لئے بھی اب وہ معاہدہ تقویم پارینہ ہوگیا ہے کہ آزروئے کیسپین کے علاقہ کے تمام وکمال روسی علاقہ میں آجانے سے یہہ بات گویا قدرتی طور پر ضروری ہوگئی ہے کہ کابل کے ساتھ براہ راست سفارتی تعلقات رکھے جاویں ؛

ہمارے خیال میں یہہ خبریں محض اناپ شناپ اور لغو ہیں کیونکہ ہندوستان افغانستان کے زیادہ قریب ہے اور یہاں ہندوستان میں کوئی ان باتوں کو باور تک نہیں کرتا ؛

ہندوستانی سوداگروں اور خدمتگاروں اور قلیوں کو جنگ ٹرنسوال کی وجہ سے مجبوراً جنوبی افریقہ چھوڑنا پڑا۔ مختلف بندرگاہوں پر یہہ لوگ ہزاروں کے شمار میں مفلسی اور مصیبت میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ لندن کے چندہ سے ان کے لئے تین ہزار پونڈ خرچ ہوچکا اور امید ہے کہ کچھ اور بھی دیا جائیگا کیونکہ ان بدنصیبوں میں زیادہ تر وہ لوگ ہیں جن کو بوئروں نے ٹرنسوال سے باہر نکالتے وقت سب کچھ چھین لیا ہے کیونکہ ان کو برٹش ہندوستانی رعیت کا لفظ کانٹا سا کھٹکتا تھا۔ نٹال میں بوجہ بوئروں کے حملہ اور کاروبار تجارت کے خراب ہوجانے کے ہزارہا ہندوستانی ابتر حالت میں پڑے ہیں اور فری آرنج سٹیٹ سے بھی بہت سے ہندوستانی پناہ گیری کے لئے کیپ کولونی

میں وارد ہوئے ہیں اور مقامات الزبتھ اور ایسٹ لنڈن میں مجمع کئے پڑے ہیں ؛

یعقوب صامی پاشا مثل عربی پاشا کے سیلون میں پولیٹیکل پنشن پر جلاوطن تھا مرگیا۔ اس نے بارہا مصر میں جانے کی درخواست کی لیکن عربی پاشا کی مانند اس امر میں ناکام رہا۔ اب یعقوب صامی کی بیوہ نے مصری گورنمنٹ کو عرضی دی کہ یہاں گزارہ نہیں رکھتی مصر میں واپس آنے کی اجازت چاہتی ہوں کہ اپنی بہن کے پاس رہوں جو میری پرورش کریگی اور واپسی وطن کا خرچ سرکار سے عطا فرمایا جاوے مصری گورنمنٹ نے جواب میں لکھا ہے کہ تم کو وطن میں واپس آنے کی پوری اجازت ہے اور یعقوب صامی کی پنشن تم کو بھی تاحیات سالم ملیگی۔ یہہ بیوہ جنوری میں روانہ ہونے کو تھی۔ عربی پاشا مصری گورنمنٹ کے حکم سے نظربند ہے اس میں برٹش کو کچھ واسطہ نہیں۔ مصری گورنمنٹ عربی پاشا کی واپسی کو پولیٹکل طور پر مناسب نہیں سمجھتی ؛

گورنمنٹ ہند نے ڈیرہ دون کے فورسٹ اسکول کی قدرشناسی اور قدرافزائی کی اور ارشاد فرمایا کہ شاہی اور صوبہ کی اعلیٰ تنخواہوں کی اسامیاں فورسٹ اسکول کے پاس شدگان سے پر ہوا کریں اس تدبیر میں عمدہ کامیابی ہوئی یعنے پچھلے سال کی نسبت ۲۵ طلبا زیادہ داخل ہوئے۔ ۲۰ طلبا جو پچھلے سال کے آخری امتحان میں داخل تھے۔ ان میں سے ۱۲ نے سندات کامیابی حاصل کیں اور ایک اعزاز کے ساتھ پاس ہوا ہے ؛

ڈاکخانجات ہند۔ سررشتہ ڈاک میں جس قدر محصول میں تخفیف ہوئی اسی قدر آمدنی میں ترقی ہوگئی۔ گذشتہ سال ایک کروڑ ۲۳ لاکھ خطوط سال ماسبق کی نسبت زیادہ تھے۔ خالص آمدنی میں ۳ لاکھ ۱۹ ہزار روپیہ کی ترقی ہوئی حالانکہ خرچ میں بھی ۶۷ ہزار کی زیادتی تھی۔ گورنمنٹ نے ڈاکخانہ کے اعلیٰ عہدہ داروں کی کارگذاری کا اعتراف کیا ہے ؛

تحقیقات قطب جنوبی کی مہم سنہ ۱۹۰۱ء میں ولایت سے روانہ ہوگی۔ اس کے لئے ایک خاص قسم کے جہاز کے بنانے کا حکم دیا گیا ہے۔ جس پر ساڑھے سات لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔ یہہ جہاز ۱۷۲ فٹ لمبا ہوگا۔ ۳۳ فٹ چوڑا۔ ۱۵۷۰ ٹن اسباب لاسکیگا۔ ۲۴۰ ٹن کوئلہ درکار ہوگا۔ ۴۵۰ گھوڑوں کی طاقت ہوگی ؛

جلالپور جٹاں ضلع گجرات

ناظرین یہہ قصبہ ضلع گجرات میں اول درجہ پر ہے اور آمدن اشیائے پہاڑی کے باعث خاص منڈی اس جگہہ ہے۔ بہت سا علاقہ گرد نواح اور ریاست مہاراجہ جموں اس کے ساتھ ملحق ہے۔ علاقہ ڈگر میں لوگ ہمیشہ جوہڑوں کا پانی پینے کے باعث اکثر سخت امراض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اور خاصکر کنکری پتھری کے باعث ہر سال لاکھوں جانیں تباہ ہو جاتی ہیں۔ اصلی مرض سے لوگ ناواقف رہکر علاج جاہلانہ سے لقمہ اجل ہوتے ہیں۔ اس جگہہ اس علاقہ اور شہر کے لئے ایک ایسے شفاخانہ کی ضرورت تھی جس میں ہر ایک مرض کا علاج خاطرخواہ ہو سکے ؛

قصبہ مذکورہ میں ایک مڈل سکول سکاچ مشن گجرات کی طرف سے ہے جس کی مخالفت میں ایک سکول ہندوؤں نے بھی بنام بھراتری مڈل سکول قایم کیا ہے (مخالفت ایک ہندو لڑکے کے متلاشی ہونے کی وجہہ سے تھی) جنوری سنہ ۹۹ء میں ایک صاحب ولایت بورڈ کی طرف سے مشن کے کام کی وزٹ کے لئے قصبہ جلالپور میں وارد ہوئے۔ اس موقعہ پر اکثر معززان شہر و ذیلداران علاقہ نے ان کی خدمت میں درخواست کی کہ مشن کی جانب سے اگر ایک شفاخانہ اس شہر میں قایم ہو تو ہم لوگ نہایت مشکور ہونگے۔ صاحب موصوف ولایت گئے اور ان کی تحریک سے ماہ مئی سنہ ۹۹ء میں ایک شفاخانہ قصبہ ہذا میں سکاچ مشن کی طرف سے قایم ہوگیا۔ خوش قسمتی سے اس کے مہتمم ڈاکٹر ایچ۔ الیف۔ ایل۔ ٹیلر صاحب بہادر۔ ایم۔ اے۔ ایم۔ بی۔ اڈنبرا یونیورسٹی مقرر ہوئے جو علاوہ تجربہ کاری کے دینداری اور ہمدردی میں لاثانی ہیں۔ اور مسز ٹیلر صاحبہ بھی علاوہ ایک سچی خیرخواہ ہونے کے اعلیٰ ڈگری میڈیکل لنڈن یونیورسٹی رکھتی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب اور میم صاحبہ ملکر بیماروں کا علاج کرتے ہیں۔ اُن کے ماتحت پانچ مسیحی کمپونڈر کام کرتے ہیں۔ لیکن تو بھی بعض اوقات بسبب کم فرصتی کے بیچاروں کو تیفن ہسپتال میں کھانی پڑتی ہے۔ ان کے کام پر خداوند نے ایسی بڑی برکت بخشی ہے کہ روز روشن کی طرح ان کی شہرت اس تمام ضلع اور علاقہ کے علاوہ دُور دُور تک پھیل گئی ہے۔ کسی زمانہ میں ڈاکٹر ملونی صاحب آنکھ کے علاج میں مشہور تھے۔ لیکن آجکل ڈاکٹر ٹیلر صاحب آنکھ بنانے میں سبقت لیگئے ہیں جسقدر آنکھ کے مریض اس تھوڑے سے عرصہ میں اس ہسپتال سے بینائی حاصل کرکے گئے ہیں شاید کسی

دوسری جگہہ ایسا ہوا ہوگا۔ خوبی کی بات یہہ ہے کہ وہ ہر ایک مرض کیلئے حکیم حاذق ثابت ہو چکے ہیں۔ خداوند سے دعا ہے کہ لوگ اس شفاخانہ سے نہ صرف امراض جسمانی سے شفایاب ہوں بلکہ انکی روحوں کا علاج بھی خداوند یسوع مسیح کے وسیلے کیا جاوے۔ [illegible]

بقیہ

وسط الشیا کے اہل ہنود کے آبائی وطن ہونیکے

اعتراضات کا جواب

بال اسیریہ حروف سیخ وار کا بیل تھا۔ چنیس بیل کی اولاد چنیس۔ بال کا شہر بابل ہے۔ بموجب نیس بڑے دریا کو عبور کیا تھا وہ فرات ہے۔ اسیریہ حروف سیخ وار میں۔ اکثر اسیرین بادشاہ ہونگا۔ گائے وغیرہ جانوروں کی لوٹ مار کا بکثرت ذکر پایا جاتا ہے۔ پس دیوتاؤں کی گائیوں کو لوٹنے والا بال بابل کی بادشاہ بیل کیوں نہ ہوگا؟۔ اس کہانی میں سرما نام آسمانی کتیا آنا۔ ایک معما حل طلب ہے۔ اہل ہنود نے کبھی کتے کو نیک نظر سے نہیں دیکھا۔ اندر کی سواری ہاتھی۔ بشن کی سواری گروں ہے۔ درگا مائی کی سواری شیر ببر کا رنگ کی سواری سور ہے بعض دیوتاؤں کی بلی اور چوہے کی بھی سواری ہے۔ لیکن کتے کی سواری کسی کی بھی نہیں ہے۔ اہل ہنود نے کچھ۔ مچھ۔ سبارہ وغیرہ نفرتی جانوروں کی بھی پوجہ کی۔ کتے کی کبھی پوجا نہیں کی گئی۔ تو وید میں کیونکر کتیا۔ دیوتا گردانی گئی۔ بلاشبہ یہ ایک معما ہے۔ ژند آوستا اس معمہ کو حل کر کے ہماری تسلی کرتا ہے۔ وندیداد یا تیرہواں فرگرد محض کتوں کی ستائش سے پُر ہے۔ پس جس زمانہ میں آسمانی کتیا سرما دیوتاؤں کی گائے تلاش کرنیکے بھیجی گئی تھی اس زمانہ میں بلاشبہ ہندو آریہ سگ پرست ملک کے باشندے تھے۔ لہذا۔ بابل کی کہانی بھی ہندو آریہ کے اجداد کو دریائے فرات کے کنارے پر پہونچا دیتی ہے۔ ۴۔ رگوید ۲۔ ۲۰۔ ۲ میں یوں لکھا ہے کہ اندر نے دسڑوں (یعنے دیوتاؤں سے مقابلہ کرنے والے شنڈگوں کے سرداروں کو قتل کیا تھا) یہ شونٹگ کون تھے۔ بابو رومیش چندر دت فرماتے ہیں۔ کہ یہ آریہ کی کوئی دشمن قوم ہوگی۔ سائنیا چاریہ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ سنڈا مارک اسروں کے دو پروہت تھے ہندوں کا بھی یہی عام عقیدہ ہے پس وید کے سنڈگ کے معنے سنڈا کے پیرو۔ یعنے اسر ہیں۔ اب یہ اسروں کا گرو سنڈا کون تھا۔ اسیریہ کے مورخ محقق اُس نام کے ایس اسیری دیوتا کو پاکر اس نام کی بہت تحقیق کی۔ آخر کار رگوید میں اُس سے ملاقات ہوئی۔ اسیریہ کے اس معبود کا نام ژنڈو ہے۔ یہ ژبراطا قتور اور آدم بیل ہے (یعنے نیم بیل اور نیم انسان) سنسکرت لفظ سنڈ کے معنے بھی بیل ہے۔ پس ہندو آریوں کی سنڈگوں کی لڑائی بھی ہنود کے اجداد کی اسیریہ کی طرف رہنمائی کر رہے ہیں ؛

حاصل کلام۔ رگوید سے اس طرح اور بھی ثبوت ہم دیکھتے ہیں کہ اہل ہنود کے اجداد وسط الشیہ کے قدیم باشندے تھے منکر ہندو وید کا منکر ہے ؛ فقط

بی پی رائے

پریس کن ہاتھوں میں ہے

یہ بڑی غلطی ہے کہ پریس کا اہتمام اُن ہاتھوں کو مل جاتا ہے جو خلاف ورزی پریس ایکٹ کے مجوزہ جرمانہ کے سویں حصہ کے ادا کرنے کی بھی سامرتھہ نہیں رکھتے یا کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتے ضرور ہے کہ یہ انتظام کیا جائے کہ کسی شخص کو انڈیا میں پریس یا اخبار جاری رکھنے کی اُس صورت میں اجازت نہ بخشی جائے کہ جبتک وہ کم سے کم پانچہزار کی جایداد رکھتا ہو یا اُس کی نیک چلنی کی صداقت اُس شہر کے عماید بھی نہ کر سکتے ہوں کہ جس شہر میں وہ رہتا ہو اور اسکو پریس کے رکھنے کی طاقت بخشی جائے جو انگلستان میں ارل اور ڈیوک اور لارڈ حاصل کئے ہیں اور اسی سبب سے وہ سلطنت کے چوتھے رکن سمجھے جاتے ہیں انڈیا میں پریس کا اہتمام ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں گیا ہے جو نہ اپنی عزت کی قدر کرتے ہیں اور نہ اوروں کی عزت نہ گورنمنٹ کا ادب کرتے ہیں نہ اس کے افسروں کا۔ بلکہ جب موقع ملتا ہے اسکی ناواجب تحقیر کرتے ہیں سچ پوچھو تو ایسے ہی لوگوں کی کرتوتوں کے طفیل انڈیا میں پریس ایکٹ جاری ہوا ہے مگر افسوس کہ اب بھی اکثروں کے وہی خیالات ہیں اور وہی افعال۔ ضرور ہے کہ سرچشمہ باید گرفتن بمیل ؛ چو پُر شد نشاید گذشتن بہ فیل پر عمل کر کے پہلے ہی سے یہ انتظام پسند کر لیا جائے جس کا ذکر ہم نے اس آرٹیکل کے بالائی حصہ میں کیا ہے ؛ کیٹو پیپر

ججان۔ چیف کورٹ پنجاب نے آجکل قحط کا روز دیکھ کر افسران عدالتہائے فوجداری کے نام حکم نافذ فرمایا کہ اگر کوئی نیک چلن آدمی محض مجبوری قحط کے سبب سے ایک خاص قسم کے جرم کا پہلی دفعہ مرتکب ہوا ہو تو اس کو ثبوت جرم پر صرف تنبیہ کر کے چھوڑ دیں لیکن اسکا اختیار اول درجہ کے مجسٹریٹوں کو ہوگا۔ اس رعایت میں وہ لوگ شامل نہیں جو وطن سے آوارہ ہو کر گروہ در گروہ چکر لگا رہے ہیں ؛

اس۔ سال لکھنؤ میں سول سروس کی گھوڑ دوڑ بڑی دھوم دام سے ہوئی صوبہ اودھ کے افسران عالی وقار اور امرائے کبار رونق افروز تھے۔ اس میں اول رہنے والے کو ایک پیالہ کا انعام بطور تحفہ کے دیا جاتا ہے۔ جس کا حاصل کرنا ایک نمایاں کارنامہ سمجھا جاتا ہے اسکے علاوہ سات ہزار روپیہ انعام ملتا ہے۔ اس سال مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے یہ عزت حاصل کی ؛

اٹالین۔ ڈاکٹر کیلی نے طاعون کا ایک نیا علاج بڑی کوشش سے دریافت کیا ہو اور اس علاج کی اٹلی کے اخباروں نے بڑی ہی تعریف کی ہو کہ پارے کے جوہر کے عمل کی پچکاری نار یضوں کو لگانے سے طاعون بالکل جاتا رہتا ہو اسکا تجربہ جانوروں پر کیا گیا۔ اور نتیجہ نہایت مفید پایا گیا ؛

واقعات اور رائیں

روکو۔ڈاکٹر گبن امریکہ کے جنگی جہازوں کے میڈیکل ڈائرکٹر اپنی پارلیمنٹ کی رپورٹ میں فرماتے ہیں "علاوہ اور سب باتوں کے ان لڑکوں کی جو ملکی مدرسوں میں تعلیم پاتے ہیں تندرستی قایم رکھنے اور ان کی زندگی مفید بنانے کے لئے یہہ نہایت ضرور ہے کہ وہ تماکو کے ہر طرح کے استعمال سے روکے جاویں"۔ "یہہ ایک ایسی چیز ہے کہ اس کا دھیما اثر جو خون کی گردش پر ہوتا ہے شراب پینے کی رغبت پیدا کرتا اور رگ وپٹھوں کو کمزور کرتا۔نفسانی خواہش کو بڑھاتا۔اور دل کی بیماریوں کو پیدا کرتا ہے۔تماکو کا استعمال بینائی کو بھی کمزور کرتا اور ذہن کو کُند کرتا ہے۔پس میں جو حفظ صحت کا ایک افسر ہوں میری رائے یہہ ہے کہ ہر آدمی پر فرض ہے کہ وہ لڑکوں کو حتی المقدور تماکو کی خراب عادت سے روکنے کے لئے کوشش کرے" ؛

آریا گزٹ اور ذات پات کی قیود۔ ہم کو آریا گزٹ میں آریا سماج کی ایک پارٹی کے چند ممبروں کی نسبت یہہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ انہوں نے ظاہرہ طور پر ذات پات کی قیود کی پابندی چھوڑ دی ہے۔مگر بڑے افسوس کی بات ہے کہ آریا گزٹ کا ایڈیٹر ان صاحبوں کی اخلاقی دلیری کے سبب سے ان کی ہمت کو بڑھاتا اور انہیں شاباشی دینا بُرا سمجھتا ہے۔کئی دفعہ آریا سماج کے ممبروں سے گفتگو کرتے وقت ہم کو معلوم ہوا کہ آریا سماج اصول کے طور پر ذات پات کو بُرا سمجھتی ہے مگر اخلاقی جرأت کی کمی اور پالیسی کے باعث اس کے شریک ذات کی پابندی کو چھوڑ نہیں سکتے مگر اب آریا گزٹ کی تحریر سے معلوم ہوا کہ ہندوؤں کی موجودہ ذات کی پابندی کو آریا سماج ٹھیک جانتی ہے۔اگر یہہ سچ ہے تو آریا سماج کو عام ہندوؤں سے الگ ایک سماج بنانے کی کیا ضرورت ہے۔ہندوؤں میں تو ہر اعتقاد کے لوگ یہاں تک کہ دہریہ اور بام مارگی وغیرہ بھی رہ سکتے ہیں اگر آریا سماج کے اصول دیانندیوں کو عام ہندوؤں کی ذات پات کی قیود میں ہی رہنے کی تعلیم دیتے ہیں تو بہتر ہے کہ آریا سماجوں کو توڑ کر سناتن دھرم میں شامل کیا جاوے ؛

آریا سماج کی دیانت داری۔ آریا سماج کے ایک فرقے کی دیانت داری کی نسبت آریا گزٹ لاہور ذیل کی خبر دیتا ہے۔

"مہاتما پارٹی میں لوٹ پڑی ہوئی ہے۔ان میں بہت سے ایسے لوگ گھسے ہوئے ہیں جو کہ آریا سماج کے دھن کو اپنا دھن سمجھکر شب وروز اس کے لوٹنے کی فکر میں ہیں۔جہاں ایک طرف ممبران خفیہ خفیہ سماج کے دھن کو اپنے ذاتی کاموں میں خرچ کر رہے ہیں وہاں انہیں ممبروں کا سموہ (سماج) دوسری جماعتوں کے دھن کو زبردستی اپنا بنانے میں مصروف ہے۔کون نہیں جانتا کہ دیانند کالج یتیم خانہ فیروزپور۔ہندو یتیم خانہ لاہور وغیرہ کا دھن یہہ بھلے لوگ دبائے بیٹھے ہیں۔فی الحال ان فروعات کو چھوڑ کر ہم مہاتما پارٹی کے لیڈر کے قرضے کے متعلق لکھنا چاہتے ہیں۔ہم یہہ لکھ چکے ہیں کہ لالہ منشی رام وکیل جالندھر پردھان مہاتما پارٹی نے سبھا کا قریب دس ہزار روپیہ بلا ضمانت جایداد قرض لیا ہوا ہے اور اس قرضے کے ادا کرنے کو انکا دل نہیں چاہتا"

ہم اس پر کچھ لکھنا نہیں چاہتے اگر یہہ سچ ہے تو ناظرین آپ ہی آریا سماج کی اندرونی حالت کا اندازہ لگالیں جبکہ اس کے لیڈروں کا یہہ حال ہے ؛

ولائیت کا ایک شریف آدمی اول درجہ کی گاڑی کے بجائے تیسرے درجہ میں بارہ برس تک سفر کرتا رہا۔اس کفایت سے اس نے ایک سو پونڈ (پندرہ سو روپیہ) بچاکر ایک ہسپتال کے لئے دیدیا ہے۔کاشکہ ہمارے ملک میں بھی اس قسم کی کفایت شعاری کرکے نیک کاموں میں مدد کرنے کی عادت ہوجاوے ؛

امرتسر ٹیمپرنس سوسائٹی کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ سوسائٹی امرتسر میں شراب کے استعمال کو ہٹانے اور ان لوگوں کو جو اس کے بس میں پڑکر بُری مکروہ اور خوفناک زندگی بسر کرتے ہیں بچانے میں بہت کوشش کررہی ہے۔اس سوسائیٹی کی اگزکٹیو کمیٹی میں امرتسر کے لایق اور تعلیم یافتہ اور بارعب اشخاص شامل ہیں۔سوسائٹی اپنا کام لکچروں اور گیتوں اور شہر کے بڑے بڑے بازاروں میں پروشیشن کے نکالنے اور ٹریکٹ اور کتابوں کے مفت تقسیم کرنے اور بازار کی منادی اور ڈرامہ کے وسیلے سے کرتی رہتی ہے۔کاش کہ کل ہندوستان کی ٹیمپرنس سوسائٹیاں امرتسر کی ٹیمپرنس سوسائٹی کے نمونہ پر چلیں ہم اپنی لوکل سوسائیٹی کو بھی ہندوستان کے اس سخت دشمن کے برخلاف سرگرمی سے جنگ کرتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں ؛

تار کے ذریعے ایک اور خبر آئی جس سے معلوم ہوا کہ انگلستان اور امریکہ میں ایک اور نیا عہدنامہ ہوا ہے۔پہلے عہدنامے میں انگلستان نہیں چاہتا تھا کہ امریکہ کوئی نہر اٹلنٹک۔اور پسیفک سمندر میں بنا کے قریب بنادے یا قبضہ کرے لیکن اب اس نئے

نوٹس

جس کسی کو کتابوں کی ضرورت ہوا کرے وہ اڈیٹر اخبار نورافشاں کو ہرگز نہ لکھا کرے۔ کیونکہ یہاں پر کوئی کتب خانہ نہیں ہے جس میں فروخت کے لئے کتابیں موجود ہوں۔ مگر براہ راست پنجاب ریلجس بک سوسائٹی لاہور کو لکھا کرے ؛

نوٹس

نئے سال کے بہت دن گزر گئے ہیں لیکن ہمارے معزز اور دیانتدار خریداران نورافشاں نے اب تک قیمت نورافشاں پیشگی ارسال نہیں کی۔ لہذا ہم بطور یاد دلانے کے ملتمس ہیں کہ اپنی اپنی پیشگی قیمت نورافشاں کے لئے ارسال کریں تاکہ بل بھیجنے کی نوبت نہ پہنچے ؛

نوٹس

واضح رہے کہ کسی نئے خریدار کے نام اخبار نورافشاں لودیانہ بغیر قیمت پیشگی ارسال کئے جاری نہیں ہوگا۔ پر صرف ایک دفعہ نمونہ کا پرچہ ارسال کیا جاویگا جبکہ کوئی نیا خریدار اخبار لینے کی درخواست کرتا ہو۔ اور نیز امسال کسی خریدار کو تخفیف قیمت اخبار نہ ہوگی ؛

المشتہر

مینجر نورافشاں

لودیانہ

---

۳ کتاب تواریخ المسیح کا ساتواں حصہ ۲

جس میں خداوند کی صلیبی موت اور جی اُٹھنے کا بلکہ صعود اور پنتی کوست کا بھی ذکر ہے۔ میں لکھ چکا بلکہ چھپ بھی گیا اور بالکل تیار ہے ۲۰۷ صفحے ہیں عمدہ کاغذ اور عمدہ خط ہے۔ قیمت معہ محصول ڈاک ۳ پائی ہے۔ جس کا جی چاہے میری طرف قیمت بھیجکے منگوالے۔ میں چاہتا ہوں کہ چرچ انگلینڈ کے کارندوں کو معلوم ہوجائے کہ لینٹ کے ایام نزدیک ہیں اور اس کتاب سے ان کو ان ایام میں بہت مدد پہنچیگی۔ بلکہ ہر سال ایام لینٹ میں جبکہ وہ خداوند مسیح کے دُکھوں پر فکر کرتے ہیں ان کو مدد ملا کریگی ؛

اس تواریخ کے دو پہلے حصے مدت ہوئی کہ چھپ چکے ہیں۔ لیکن درمیانی ۴ حصے اب تک تیار نہیں ہوئے۔ ان کو ملتوی کرکے میں نے پہلے یہہ ساتواں حصہ نکالدیا ہے کہ اس کی مجھے بہت ضرورت نظر آتی تھی۔ انشااللہ درمیانی چار حصے بھی وقت پر نکلیں گے۔ پھر یہہ کتاب پوری ہوجائیگی فقط ؛

راقم

عمادالدین لاہز

ماسٹر کی ضرورت

ایک۔ ایس۔ اے۔ وی۔ سرٹیفکٹڈ ماسٹر کی چرچ مشن ہائی سکول ڈیرہ اسمٰعیل خاں کیواسطے ضرورت ہے تنخواہ ساٹھ روپیہ ماہوار ہوگی۔ جو بعدہٗ اسّی روپیہ تک بڑھائی جاویگی۔ اشتہار کی نسبت ہیڈ ماسٹر صاحب سی ایم ایس۔ چرچ مشن اسکول ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے خط وکتابت کرو ؛

رسید زر

پادری وگرم صاحب۔ لاہور	ہے
پادری پاڑ صاحب کالکا۔ بابت پرچہ سنڈے سکول	۱۵ر
مس جے۔ ڈنلاپ صاحب۔ سہارنپور	ہے
پادری۔ ایچ۔ بلپس صاحب۔ آگرہ	ہے
پادری۔ سی۔ پی۔ نیوٹن صاحب۔ جالندھر شہر	ہے
مسٹر جے۔ ڈبلیو۔ مچل صاحب۔ ایٹہ	ہے
پادری جے۔ ریڈمن صاحب۔ کراچی	معہ
مسٹر جے۔ ڈانیل صاحب ہیڈ ماسٹر گجرات پنجاب	ہے
مس سٹبنس صاحبہ ڈیرہ دون۔ بابت پرچہ سنڈے سکول	۸ر
بشپ لیفرائے صاحب واسطے جے میکلارن صاحب	۱۳ر
مسٹر یعقوب خاں صاحب	ہے
نامعلوم	ہےگر
مسٹر این۔ ہچنسن صاحب۔ چنبہ	لگا
مسٹر جے۔ بی۔ بٹرٹن صاحب۔ فرخ ضلع متھرا	ہےگر
ڈاکٹر ڈانیلس صاحب مشن کوئٹہ	ہے
مسٹر ولسن صاحب پٹھانکوٹ۔ بابت پرچہ سنڈے سکول	۱۲ر
مس باسلی صاحبہ جنڈیالہ	ہے
مس اٹکنسن صاحبہ قصور	ہے
مسٹر موہن لعل صاحب بھرتپور	ہے
پادری جے۔ این۔ پرٹن صاحب واسطے ابراہیم۔ گوڑگاؤں	ے

راقم مینجر نورافشاں۔ لودیانہ

دستور العمل اخبار نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ	۱ر
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ	۱۲ر
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ	۱۲ر
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ	ہے
قیمت دو کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی	۴ر
نفس ضمیمہ	۶ر